سوال

(47) دین اورمذاہب میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دین اورمذاہب میں کیا فرق ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین مخصوص عقائد رکھنے اور مخصوص اخلاقی، روحانی اور سماجی تعلیمات کے مجموعہ کا نام ہے۔ دین کے ساتھ جزا اور سزا کا تصور وابستہ ہے۔ لفظ دین، دان یَدِینُ سے نکل ہے جس کا مطلب ہے بدلہ دینا۔ فرمایا:

مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ''وہ جزااور سزا کے دن کا مالک ہے۔،،(الفاتحہ: 1 3)

ایک عربی شاعر نے کہا: دِنَّاہُم کَمَا دَانُوا ہم نے انہیں ویسا ہی بدلہ دیا جیسا انہوں نے دیا تھا،،جزاو سزا کا تصور اسی وقت پورا ہوسکتا ہے جبکہ انسان کسی امتحان سے گزرا اور امتحان کے لیے قواعد اور قوانین کا ہونا ضروری ہے۔ اگر قانون نہ ہو تو پھر قانون کی خلاف ورزی کیا اور کیسے؟ اور پھر کیسا بدلہ اور کیسی سزا یا جزا؟ اور یوں دین کے ساتھ قاعدہ قانون کا ہونا ضروری پایا۔ لوگوں نے بہت سے دین آزمائے، اللہ تعالیٰ نے صرف دین اسلام کو پسندیدہ قرار دیا۔ فرمایا:

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ''اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔،،(آل عمران 3 19)

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإِسلـٰمِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِى الءاخِرَةِ مِنَ الخـٰسِرينَ ٨٥ ... سورة آل عمران

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے چاہے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔،،

یعنی دین کئی طرح کے ہوسکتے ہیں لیکن ''الدین،، صرف اسلام ہے،جیسے دین اللہ (اللہ کا دین) افغیر دین اللہ یبغون اور دین الحق ہوالذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق بھی کہا گیا۔

کفار کے دین کو بھی ان کی طرف منسوب کیا گیا: (لکم دینکم ولی دین)

''تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔ ،،

دین اسلام اتنا ہی قدیم ہے جتنی کہ انسانی زندگی اور اس کے بنیادی عقائد تین ہیں :

اللہ پر ایمان ، رسولوں پر ایمان اور آخرت کی زندگی پر ایمان ۔ زندگی بسر کرنے کے لیے جو قوانین اللہ کی طرف سے دیے گئے انہیں شریعت کہا جاتا ہے ۔ شریعت میں اختلاف ہوا ہے ، بنیادی عقائد میں نہیں ، چنانچہ موسیٰ کی شریعت اور محمدی شریعت میں کئی باتوں میں اختلاف ہے ۔ دین اسلام سے جوں جوں لوگ دور ہوتے گئے ، وہ نئے نئے دین بناتے گئے ، یعنی اصل تو صرف دین صرف ہے ، باقی ادیان اصل کون کی تحریف شدہ شکلیں ہیں ۔

اب آئیے مذہب کی طرف ۔ یہ لفظ ''ذھب ،، سے نکلا ہے ، یعنی جانا ، گزرنا ۔

مذہب کا مطلب ہوا وہ راستہ جس سے گزرا جائے اور پھر اس کا اطلاق اس طریقے پر ہونے لگا جسے شخص اپنی زندگی گزارنے کے لیے اپنائے ۔ اس لحاظ سے بعض اوقات مذہب کا لفظ دین کے مترادف بھی استعمال ہوا ہے اور اسی بنیاد پر کہا جاتا ہے :

مذہب اسلام یا مذہب ہنود و یہود۔

میر کے دین و مذہب کو اب پوچھتے کیا کیا ہوان نے تو

قشقہ کھینچا ، دیر میں بیٹھا ، کب کا ترک اسلام کیا

پرندے کی زبان سے ایک عرب شاعر کہلواتا ہے :

الحبس لیس مذہبی ولیس فیہ طربی

''قید میں رہنا میرا مذہب نہیں اور نہ قید میری خوشی ہے ۔ ،،

لیکن اسے اگر دین اسلام کے تناظر میں دیکھا جائے تو مذہب کا تصور ایک ذیلی یا ثانوی طریقے کا نام ہے ۔ اردو میں اسے مسلک بھی کہا جاتا ہے ۔

تاریخ اسلام میں دوسری صدی ہجری سے کئی فقہی اور کلامی راہیں نمودار ہوئیں جنہیں مذہب کا نام دیا گیا ، جیسے فقہ کی بنیاد پر حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی ، جعفری مذاہب اور علم کلام (اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے متعلق علم) کی بنیاد پر بھی بہت سے مذاہب ہوئے جن میں مذہب سلف ، معتزلہ ، اشاعرہ ، ماتریدیہ مذہب زیادہ مشہور ہوئے ۔ تصوف میں اسے طریقت کا نام دیا گیا ہے اور یوں جیلانی ، نقشبندی ، شاذلی ، چشتی طریقے نمودار ہوئے ۔ محمد مغنیہ کی مشہور کتاب ہے : ''الفقہ علی الذاھب الخمسۃ ،،

جس میں مذکورہ بالا پانچ فقہوں کے مسائل ذکر کیے گئے ہیں ۔

اس تفصیل کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ تمام مسلمان بحیثیت دین ، دائرہ اسلام میں داخل ہیں لیکن پھر مذاہب کے اعتبار سے ان کی تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جاتی ہے ۔

مذاہب پر چلتے وقت ایک مسلمان کا وتیرہ یہ ہونا چاہیے کہ تعصب صرف دین اسلام سے ہو ، مذہب یا مسلک سے نہیں ۔

اصل قرآن وسنت ہے ۔ جس مذہب کی جوبات قرآن وسنت سے قریب ہوگی وہ قابل قبول ہے ورنہ نہیں ۔

ہر مذہب کے چند جید علماء نے اسی اصول کو اپنایا ہے ۔ حنبلی فقہ کے پیروکار عموم امام احمد کی ترجیحات پر عمل کرتے ہیں لیکن حنابلہ میں سے امام ابن تیمیہ ، امام ابن قیم اور موجودہ دور

میں شیخ عبدالعزیز بن باز بہت سے مسائل میں حنبلی فقہ سے اختلاف رکھتے تھے اور عقائد میں سارے حنبلی، مذہب سلف کے قائل ہیں، معتزلہ یا اشاعرہ کے نہیں۔

خود امام ابوحنیفہ کے دو معروف شاگردوں ابویوسف اور محمد بن حسن شیبانی نے امام صاحب سے دوتہائی مسائل میں اختلاف کیا۔ یہی حال مالکی اور شافعی فقہ کے جید علماء کا ہے۔ جعفری (شیعہ فقہ) سے انتساب رکھنے والوں میں محمد موسوی نے کتاب

''تصحیح عقائد الشیعۃ،، لکھی جس میں انہوں نے ان مسائل میں اصلاح کی دعوت دی جو اہل سنت سے نزاع کا باعث ہیں اور جن میں قرآن وسنت کی روشنی میں اصلاح کی گنجائش ہے۔

ان پانچوں مذاہب نے ایک علمی ذخیرہ چھوڑا ہے اور ان سے استفادہ کرنا وقت کی ضرورت ہے اور یہ استفادہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہی مطلوب ہے تاکہ مسلمان اس عہد سے زیادہ سے زیادہ قریب ہوسکیں جب صرف ایک ہی مذہب تھا اور وہ تھا :

ما أَنَا عَلَيهِ وأَصحَابِي، یعنی ارشاد رسول کہ جب آپ سے فرقہ ناجیہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا : ''راستہ جس پر میں ہوں اور مرے صحابہ ہیں۔،،

اور یہ بات واضح ہے کہ صحابہ کے دور میں صرف قرآن وسنت ہی کو بطور حجت پیش کیا جاتا تھا، زیادہ سے زیادہ کبار صحابہ کے اجتہادات کو لیکن اس وقت فقہی اور کلامی مذاہب کا ظہور نہیں ہوا تھا اور یہ بات بھی سب کے علم میں ہے کہ جن جن ائمہ کی طرف فقہی مذاہب کا انتساب ہوا ہے، انہوں نے صاف صاف کہا ہے کہ یہ ہماری رائے ہے، اسے قرآن وحدیث پر پرکھو، اگر ان کے مطابق ہو تو قبول کرلو، وگرنہ دیوار پر دے مارو۔

اور ہم بھی علماء سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ وہ عصر حاضر کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اسی کو اپنائیں گے کہ اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد11